منیجنگ ڈائریکٹر: حجۃ الاسلام والمسلمین محمد حسن نقوی
چیف ایڈیٹر: محمد ابراہیم صابری، ایڈیٹر: احمد علی جواہری

مدارس دینیہ پاکستان کا ترجمان
15 روزہ وفاق ٹائمز
جلد 2
شمارہ 06
16 تا 31 مارچ 2022ء، ۱۳ شعبان تا ۲۸ شعبان المعظم ۱۴۴۳ھ

ہر انسان ایک مسیحا کے انتظار میں ہے دراصل یہ انتظار ہی نظریہ مہدویت کی دلیل ہے، قائد ملت

قائد ملت جعفریہ پاکستان علامہ سید ساجد علی نقوی کا (15 شعبان المعظم) حضرت امام مہدیؑ کی ولادت باسعادت اور شب برات کے موقع پر کہنا ہے کہ تمام ادیان مہدیؑ موعود اور ان کے ظہور کے بارے میں متفق ہیں۔ اسلامی مآخذ میں تصور مہدیؑ کو بہت واضح انداز میں ابھارا گیا ہے اور ان کے ظہور اور قیام کے سلسلے میں بہت زور دیا گیا ہے۔ درحقیقت اس کا تعلق انسانیت کے لیے عادلانہ نظام کے قیام کے ساتھ ہے تاکہ اس نظام کے قیام کی جدوجہد اور ظلم وجور اور ناانصافی کو مٹانے کی کوششیں جاری رہنی چاہئیں اور دنیا کو عدل وانصاف سے بھرنے کا عہد پورا ہوسکے۔

علامہ ساجد علی نقوی نے کہا کہ انسانیت کا فطری تقاضا ہے کہ جب بھی انہیں مشکلات گھیرے میں لیتی ہیں، ان کے ساتھ ظلم وزیادتی ہوتی ہے، انسانی معاشروں میں ناانصافی، بے عدلی، تشدد اور برائیوں کا رواج ہوتا ہے تو وہ ایک مسیحا کے منتظر ہوتے ہیں کہ جو انہیں مشکلات سے نکالے۔

ہر انسان اپنی طبیعت اور اپنے معاشرے کے مطابق عمل کرتا ہے۔ انسان روح کی حقیقت کو جاننا چاہتا ہے لیکن وہ تو ابھی پانی اور دیگر موجودات کی حقیقت کو بھی نہیں پہچانتا لیکن قرآن میں چند جگہ پر روح کا تذکرہ کیا گیا ہے

امام مہدی جب آئیں گے تو ہر طرف عدل وانصاف ہوگا، آیت اللہ حافظ ریاض نجفی

وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے صدر آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی نے علی مسجد حوزہ علمیہ جامعۃ المنتظر میں خطبہ جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کاش ہماری پوری توجہ قرآن مجید کی طرف ہوتی، کلام الٰہی میں تدبر کرتے اور اس کے معانی میں غور کرتے۔ پورا قرآن، اس جیسی دس سورتیں حتیٰ کہ ایک سورہ جیسا بھی کوئی شخص سورہ نہیں بنا سکتا۔ پھر بھی اکثر لوگ قرآن کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ قیامت کے دن پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سب سے ضرور پوچھیں گے کہ میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر آیا تھا ایک قرآن دوسرا میری اہل بیتؑ، ان دونوں کے ساتھ آپ نے کیا سلوک کیا؟ اہل بیتؑ کی تعلیمات پر عمل کیا؟ ان کا کہنا تھا کہ قیامت کے دن پیغمبر کہیں گے یا اللہ میری قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا تھا۔ 57 اسلامی ممالک میں سے ایک ملک کے علاوہ اکثر ممالک کے اکثر قوانین اسلام کے خلاف ہیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے پیش کردہ بلوں کی اسلامی شقوں کو اسمبلی میں پیش ہی نہیں ہونے دیا جاتا۔ حافظ ریاض نجفی نے کہا 15 شعبان کی صبح امام زمانہ حضرت مہدی عج اللہ الشریف کی ولادت ہوئی۔ جب امامؑ ظہور کریں گے تو ہر طرف عدل وانصاف ہوگا، زمین اپنے خزانے اگل دے گی۔

انہوں نے کہا 1188 سال پہلے امام زمانہؑ کی ولادت ہوئی ہے۔ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اتنی لمبی عمر کوئی کیسے زندہ رہ سکتا ہے۔ حضرت نوحؑ تو 25 سو سال زندہ رہے۔ حضرت خضرؑ جو امام زمانہؑ کی ولادت سے بھی پہلے موجود تھے وہ اب بھی موجود ہیں۔ اگر ہم بھی اپنی غذائیں خالص لیں تو ہم خود بھی بہت لمبی عمر تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ آج کھادوں، دودھ اور ہر چیز میں کیمیکل ہے۔ ہم گھر سے باہر کی غذاؤں کو ترجیح دیتے ہیں۔ خراب غذاؤں کے وجہ سے عمریں کم ہوگئی ہیں۔ جب امام زمانہؑ آئیں گے تو حضرت عیسیٰؑ بھی آئیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہمارے اعمال امام زمانہؑ کے سامنے پیش ہوتے ہیں عمل کرتے وقت سوچ لیا کریں کہ یہ عمل امام زمانہؑ کے سامنے پیش

ہوگا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے آپ کو امام زمانہؑ کا حقیقی ماننے والا ثابت کریں۔

رئیس الوفاق المدارس نے کہا اللہ نے مخلوقات کو پیدا کیا، ان کی ضروریات پوری کیں۔ وہ ایسا بے نیاز ہے کہ سبز درخت سے (بقیہ 1، ص6)

جامعۃ الکوثر میں جشن ولادت حضرت امام زمانہ عج الشریف کا انعقاد

جامعۃ الکوثر کے المصطفی آڈیٹوریم میں ایسوسی ایشن آف مشتاقان نور کے اشتراک سے ایک عظیم الشان جشن میلاد کا اہتمام کیا گیا۔ شیخ الجامعہ مفسر قرآن علامہ شیخ محسن نجفی دامت برکاتہ نے اپنی گفتگو کا آغاز سورہ نور آیت نمبر 55 سے فرمایا کہ زمین پر اچھے اعمال بجالانے والوں کو ضرور خلافت عطا فرمائے گا، اور خوف کے بعد امن میں بدلے گا، اور زمین پر صرف خدا کی بندگی ہوگی۔

یہ آیت امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی عالمگیر حکومت کو بیان کرتی ہے کہ زمین پر ایک دن عدل وانصاف پر مبنی حکومت ہوگی، آخری نجات دہندہ کا تصور کم وبیش تمام ادیان عالم میں پایا جاتا ہے لیکن یہ مکتب اہلبیت علیہم السلام کا طرہ امتیاز ہے کہ اس میں تصور کے

ساتھ حقیقی معنوں میں منجی بھی موجود ہے۔ چونکہ عدل وانصاف پر مبنی حکومت کا تقاضا فطری ہے اور اس کے بارے میں ہر ایک میں تڑپ اور طلب موجود ہے

جامعہ جعفریہ جنڈ اٹک میں سالانہ تربیتی وتبلیغی جلسہ بعنوان نہج البلاغہ کانفرنس منعقد

جامعہ جعفریہ جنڈ اٹک میں سالانہ تربیتی وتبلیغی جلسہ بعنوان نہج البلاغہ کانفرنس منعقد ہوا جس میں ملک بھر سے علماء کرام نے شرکت کی. تفصیلات کے مطابق پروگرام سے حجت الاسلام شیخ انور نجفی، وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے سیکرٹری جنرل علامہ محمد افضل حیدری اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا.

پروگرام کے آخر میں طلاب کرام نے حجت الاسلام مولانا سید امیر حسین نقوی کے دست مبارک سے لباس روحانیت زیب تن کیا.

مغربی دنیا کو سب سے زیادہ اسلامی آئیڈیالوجی سے خطرہ ہے، علامہ امین شہیدی

جامعہ روحانیت بلتستان پاکستان کے زیر اہتمام عظیم الشان تحلیلی نشست "وطن عزیز پاکستان کی تازہ ترین حالات کا جائزہ" سے خطاب کرتے ہوئے سربراہ امت واحدہ پاکستان حجت الاسلام والمسلمین علامہ امین شہیدی نے کہا کہ پورے پاکستان میں ثقافتی، اجتماعی، دینداری کے حوالے سے جو اہمیت گلگت بلتستان خصوصا بلتستان کی ہے وہ کسی اور خطے کی نہیں۔ اس حوالے سے ماضی کے تمام علماء کی امانتوں کے پاسبان قم اور نجف میں مقیم علماء کرام ہیں۔ پوری دنیا کے اندر ساڑھے سات ارب انسانوں کو جو پیغام مل رہا ہے سب سے زیادہ فطرت کے مطابق اسلام کا پیغام ہے۔

جو فکر سب سے زیادہ تیزی سے پھیل رہی ہے وہ اسلامی فکر ہے۔ ان کے اپنے مطابق ہر روز ایک مسجد میں اضافہ اور ایک کلیسا گر رہا ہے۔ اگر اس بات کو ہم سمجھ سکیں کہ مغربی دنیا کو سب سے زیادہ فکر اور اسلامی آئیڈیالوجی سے خطرہ ہے۔ باوجود اس کے کہ تمام دنیا کے اقتصاد، معادن، تیل و۔۔۔ (بقیہ 2، ص6)

آیت اللہ العظمیٰ علوی گرگانیؒ نے اپنی پوری زندگی دین مقدس کی خدمت میں صرف کی،

وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے نائب سربراہ علامہ سید مرید حسین نقوی کی جانب سے جاری تعزیتی پیغام میں کہا ہے کہ آیت اللہ العظمیٰ محمد علی علوی گرگانی امام خمینی (رح) کے وفادار ساتھیوں میں سے تھے مرحوم نے اپنی پوری زندگی دینی تعلیمات کی ترویج اور دین اسلام کے اصولوں کی حمایت میں صرف کی۔ انہوں نے کہا کہ آیت اللہ گرگانی نے ہزاروں شاگرد پروان چڑھائے جو آج دنیا بھر میں مکتب اہل بیتؑ کی ترویج وتشہیر میں شب وروز

مصروف عمل ہیں، مکتب محمد وآل محمدؐ کیلئے ان کی علمی وعملی خدمات کو تاابد یاد رکھا جائے گا۔

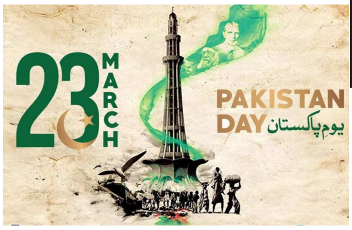

ملک بھر میں ’’یوم پاکستان‘‘ ملی جوش وجذبے کے ساتھ منایا جائے گا

ملک بھر میں یوم پاکستان قومی وملّی جوش وجذبے کے ساتھ منایا جائے گا، دن کا آغاز مساجد میں خصوصی دعاؤں سے ہوگا، پاک فوج کی طرف سے توپوں کی سلامی دی جائے گی۔ یہ دن 23 مارچ 1940ء کو آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں منظور کی گئی قرارداد کی یاد میں منایا جاتا ہے جس کی روشنی میں برصغیر کے مسلمانوں نے اپنے لئے ایک علیحدہ وطن کا خواب شرمندہ تعبیر کیا۔ یہ قرارداد لاہور منٹو پارک میں میں پیش کی گئی جہاں اس کی یادگار کے طور پر مینار پاکستان تعمیر کیا گیا۔ منٹو پارک کے مقام پر آج گریٹر اقبال پارک موجود ہے۔ اس دن کی مناسبت سے ملک بھر میں عام تعطیل ہوگی۔ تمام سرکاری ونجی عمارتوں پر قومی پرچم لہرائے جائیں گے، پاک فوج کی طرف سے وفاقی دارالحکومت میں 31 جبکہ صوبائی دارالحکومتوں میں 21،21 توپوں کی سلامی دی جائے گی۔

یوم پاکستان کی مناسبت سے مسلح افواج کی پریڈ کی اہم تقریب اسلام آباد میں ہوگی، جس میں صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی، وزیراعظم عمران خان، مسلح افواج کے سربراہان اور دیگر اہم سیاسی، سماجی اور مذہبی شخصیات اور غیر ملکی مہمان شرکت کریں گے۔ کراچی میں قائداعظم جبکہ لاہور میں مزار اقبال پر گارڈز کی تبدیلی کی پروقار تقریب ہوگی، جس میں اعلیٰ حکومتی، عسکری شخصیات کی شرکت متوقع ہے، اس کے بعد عام شہریوں کو مزار اقبال اور قائداعظم کی قبور پر حاضری دینے کی اجازت دی جائے گی۔ پاکستان میں بسنے والی اقلیتیں بھی یوم پاکستان بھرپور طریقے سے منائیں گی، گرجا گھروں، مندروں اور گوردواروں میں بھی ملکی سلامتی اور امن وامان کے لیے خصوصی دعائیں کی جائیں گی۔

مادر علمی حوزہ علمیہ جامعۃ المنتظر میں تجدید عہد ووفا کے دن پرچم کشائی کی تقریب منعقد

وفاق ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق، مادر علمی حوزہ علمیہ جامعۃ المنتظر میں تجدید عہد ووفا کے دن پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب میں وطن عزیز پاکستان میں امن وامان پاکستان کی ترقی وخوشحالی، وطن عزیز کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کیلئے دعائے خیر کی اور پرچم کشائی کی۔

اس موقع پر جامعۃ المنتظر کے اساتذہ وطلاب اور ملک بھر سے علمائے کرام نے شرکت کی۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وفاق المدارس کے جنرل سیکرٹری علامہ محمد افضل حیدری نے کہا کہ مینار پاکستان اس تاریخ ساز جدوجہد کا امین ہے، آزاد خوددار اور خودمختار ملک کے فیصلے کا دن پاکستانی قوم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

مکتب اہل بیتؑ کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، صرف متفقہ نصاب ہی تسلیم کیا جائے گا

وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کی مجلس عاملہ نے یکساں قومی نصاب پر شدید تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ صرف متفقہ نصاب ہی تسلیم کیا جائے گا۔ یکساں نصاب تعلیم میں مکتب اہل بیتؑ کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مخصوص مسلکی سوچ کو مسلط نہیں ہونے دیں گے۔ یکساں نصاب تعلیم پر اتفاق رائے قائم کیا جائے۔ یکساں نصاب کی آڑ میں اہل بیت اطہار کے ذکر کو مٹانے کی سازش کو ناکام بنائیں گے۔ جامعۃ المنتظر میں آیت اللہ حافظ ریاض حسین نجفی کی زیرصدارت مجلس عاملہ کے اجلاس میں ملک بھر سے مدارس دینیہ کے پرنسپل صاحبان نے شرکت کی۔

یکساں نصاب کمیٹی میں وفاق المدارس الشیعہ کے نمائندہ علامہ شیخ شفا نجفی نے مجلس عاملہ کو نصاب کے حوالے سے بریفنگ دی۔ مجلس اعلیٰ کے اجلاس میں علامہ شیخ محسن علی نجفی، علامہ رضی جعفر نقوی، علامہ محمد افضل حیدری، علامہ شبیر حسن میثمی، علامہ محمد جمعہ اسدی، علامہ مرید حسین نقوی، علامہ محسن مہدوی، علامہ عبدالمجید بہشتی، مولانا انیس الحسنین خان، مولانا لعل حسین اور دیگر نے بھی شرکت کی۔

لاہور ہائیکورٹ کا قرآن نہ پڑھانے والے سکولوں کیخلاف کارروائی کا حکم

ہائیکورٹ نے سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کو سرکاری سکولز میں قران پاک نہ پڑھانے والے سکولوں اور اساتذہ کیخلاف کارروائی کرنے کا حکم دیدیا۔ عدالت نے سیکرٹری سکولز کو حکم دیا کہ وہ الرٹ جاری کریں، جہاں قرآن پاک کی تعلیم نہ دی جاری ہو اس پر والدین آپ سے شکایت کر سکتے ہیں۔ جسٹس شاہد وحید کی سربراہی میں دورکنی بینچ نے التمش سمیت دیگر کی انٹرا کورٹ اپیل پر سماعت کی۔ سیکرٹری سکولز غلام فرید سمیت دیگر افسران پیش ہوئے۔ لاء افسر نے کہا کہ ایڈووکیٹ جنرل صاحب طبیعت کی ناسازی کے باعث پیش نہیں ہو سکے، سماعت ملتوی کی جائے۔ جسٹس شاہد وحید نے استفسار کیا کہ ایڈووکیٹ جنرل کو کیا ہوا ہے؟ لاء افسر نے بتایا کہ اُنکی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے۔ جسٹس شاہد وحید نے سیکرٹری سکولز ایجوکیشن سے کہا آپ بتائیں کہ کیا سکولوں میں قران پاک کی تعلیم شروع ہوگئی ہے۔ سیکرٹری سکولز نے جواب دیا کہ قران پاک کی تعلیم شروع ہوگئی ہے۔ جسٹس شاہد وحید نے سیکرٹری سکولز سے کہا آپ آج ہی الرٹ جاری کریں کہ جہاں قران پاک کی تعلیم نہیں دی جارہی، والدین شکایت کر سکتے ہیں۔ فاضل جج نے کہا کہ قرآن پاک کی تعلیم نہ دینے والے سکولوں اور اُنکے اساتذہ کیخلاف کارروائی کر کے رپورٹ دیں، کس ٹیچر نے کتنے پریڈ قران پاک پڑھائے۔ اس بارے بھی رپورٹ مرتب کریں۔ سیکرٹری سکولز ایجوکیشن نے جواب دیا کہ عدالتی حکم کی تعمیل ہوگی۔ عدالت نے سیکرٹری سکولز سے آئندہ سماعت پر عملدرآمد رپورٹ طلب کرتے ہوئے کیس کی سماعت ملتوی کر دی۔

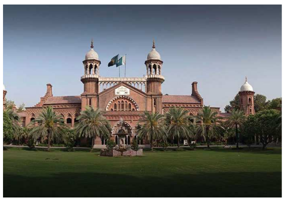

قراردادِ پاکستان نے براعظم ہند کے مسلمانوں میں جزبہ آزادی کی ایک تازہ روح پھونک دی، سیدہ زہرا نقوی

مجلس وحدت مسلمین شعبہ خواتین کی مرکزی سیکرٹری جنرل و رکن پنجاب اسمبلی محترمہ سیدہ زہرا نقوی نے 23 مارچ یوم قرارد پاکستان کے حوالے سے اپنے پیغام میں کہا کہ برصغیر کے مسلمانوں نے فکرِ اقبال کی روشنی اور قائداعظم کی قیادت میں دوقومی نظریہ کی بنیاد پر کامیاب جدوجہد کے نتیجہ میں پاکستان جیسا عظیم ملک حاصل کیا جو مسلمانوں کی قربانیوں کا ثمر اور اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔

انہوں نے کہا کہ نظریہ پاکستان ہماری پہچان اور اساس ہے اور اس کی بقا اور سلامتی صرف اسی صورت ممکن ہے کہ نوجوان نسل کو اس نظریے کی بنیاد سے متعارف کروایا جائے یہ ذمہ داری والدین اور اساتذہ کی ہے کہ وہ اپنے بچوں اور شاگردان کو اس نظریے سے آگاہی دیں اپنے اسلاف کی جدوجہد (بقیہ 3،ص6)

ملک کو مستحکم کرنے کیلئے مربوط حکمت عملی مرتب کی جائے، علامہ ساجد نقوی

قائد ملت جعفریہ پاکستان علامہ سید ساجد علی نقوی نے 23 مارچ یوم تجدید عہد کے موقع پر کہا کہ ملک کو مستحکم کرنے کیلئے مربوط حکمت عملی مرتب کی جائے، عوام کو ایسا پاکستان چاہیے جس کے مقاصد قائداعظم نے معین کئے، عوام کو ایسا پاکستان چاہیے جس میں ان مقاصد سے انحراف نہ کیا گیا ہو، 75 سالوں میں پاکستان میں آئین کا حشر کیا ہوا؟ رول آف لا کی کیا کیفیت ہے؟ جمہوریت کی صورتحال اور شہری حقوق کی کیا کیفیت ہے اور معاشی حوالے سے کیا حقائق ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ملک کو تمام چیلنجز سے نکالنے کی مربوط حکمت عملی مرتب کی ضرورت ہے، داخلی و خارجی مسائل کے حل کیلئے مربوط اور مضبوط لائحہ عمل کی ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان کے قیام کے اغراض و مقاصد میں اسلامی معاشرے کا قیام، اسلامی جمہوری نظام کا نفاذ، مسلم تہذیب وثقافت کی ترقی، اردو زبان کا تحفظ وترقی، سیاسی ومعاشی ترقی اور پُرامن فضا کا قیام شامل ہیں۔

انہوں نے کہا کہ قرارداد پاکستان جہاں عوام کو وطن دوستی اور حب الوطنی کی طرف متوجہ کرتی ہے وہاں آئین کی بالادستی‘ قانون پر عمل داری اور جمہوریت وانصاف جیسی ذمہ داریوں کی طرف رہنمائی کرتی ہے، ہم ایسے وقت میں یوم پاکستان منا رہے ہیں جب ملک کو بے شمار داخلی، (بقیہ 4،ص6)

23 مارچ ایک تاریخ ساز اور بہت اہم دن ہے، حجت الاسلام محمد حسین حیدری

جامعہ روحانیت بلتستان کے صدر حجت الاسلام محمد حسین حیدری نے اپنے بیان میں کہا کہ 23 مارچ 1940ء کو پیش کی جانے والی قرارداد سے ہمارے لئے منزل کا تعین ہوا تھا لہذا یہ ایک تاریخی دن ہے اور اسی دن قیام پاکستان کے لیے لازوال جدوجہد پر مہر ثبت ہوئی۔ قرارداد پاکستان کے 7 برس بعد اسلامی جمہوریہ پاکستان کرہ ارض پر وجود میں آیا اور اسی قرارداد سے ہمارے لئے منزل کا تعین ہوگیا تھا۔

حجت الاسلام حیدری نے مزید کہا کہ یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ اتحاد، تنظیم اور یقین محکم کے اصولوں پر عمل کر کے ہم نے اپنی منزل حاصل کی تھی۔ اب ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اپنے ملک کی ترقی اور استحکام کیلئے کام کریں اور پاکستان کو عظیم سے عظیم تر بنا دیں یقیناً خدا ہمارے ساتھ ہے

آیۃ اللہ سید محمد علی علوی گرگانی کی وفات پر رہبر انقلاب اسلامی کا تعزیتی پیغام

رہبر انقلاب اسلامی نے یورپ میں طلباء کی اسلامی انجمنوں کی یونین کی نشست کے نام اپنے پیغام میں دھڑے بندیوں کی شناخت، صحیح موقف اختیار کرنے اور حق کے محاذ کے حق میں کردار ادا کرنے کی تیاری کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ آیۃ اللہ العظمی سید علی خامنہ ای نے یورپ میں طلباء کی اسلامی انجمنوں کی یونین کی چھپنویں نشست کے نام اپنے پیغام میں حالیہ سیاسی و عسکری حالات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، دھڑے بندیوں کی شناخت، صحیح موقف اختیار کرنے اور حق کے محاذ کے حق میں کردار ادا کرنے کی تیاری کی ضرورت پر تاکید کی ہے۔ رہبر انقلاب اسلامی کے پیغام کا متن حسب ذیل ہے:

پیارے طلباء ان دنوں سیاسی و عسکری واقعات، دنیا کے اسی تاریخی موڑ کا ایک حصے کو تشکیل دے رہے ہیں، جس کی توقع کی جا رہی تھی۔ اس مرحلے میں ہماری عظیم قوم کے انٹلیکچولز پر خاص ذمہ داریاں ہیں۔ دھڑے بندیوں اور صف آرائیوں کی شناخت، صحیح موقف کا انتخاب، قلیل مدتی ذمہ داری اور حق کے محاذ کے حق میں کردار ادا کرنے کی تیاری، اس کی وسط مدتی ذمہ داری ہے۔ آپ عزیز نوجوان ان دونوں حصوں میں نمایاں کردار ادا کر سکتے ہیں اور اسلام کے مبارک نام سے مزین انجمنوں سے وابستہ امیدوں کو ثمر بار کر سکتے ہیں۔ میں خداوند قدیر و حکیم سے آپ کے لیے روز افزوں توفیقات کی دعا کرتا ہوں۔

آیت اللہ العظمی علوی گرگانی کی رحلت پر آیت اللہ العظمی سیستانی کا تعزیتی پیغام

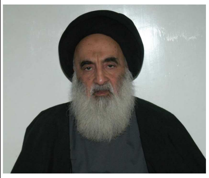

وفاق ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق، آیت اللہ العظمی سیستا' نے آیت اللہ علوی گر گا' کے سانحہ ارتحال پر اپنا تعزیتی پیغام جاری کیا اور مرحوم کے اہل خانہ کی خدمت میں تسلیت پیش کیا۔

تعزیتی پیغام متن کچھ یوں ہے:

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون

حجۃ الاسلام جناب سید محمد علی علوی گر گا' دامت تاییدا تہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے والد محترم آیت اللہ سید محمد علی علوی گر گا' رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر آپ کو اور آپ کے بھائیوں اور دوسرے رشتہ داروں کی خدمت میں تسلیت عرض کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مرحوم کے لیے اور باقی پسماندگان کے لیے صبر جمیل اور اجرِ عظیم کی دعا کرتے ہیں۔

لاحَولَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ العَلیِّ العَظِیمِ

۱۱شعبان ۱۴۴۳ھ

سید علی حسینی سیستا'

حضرت علی علیہ السلام کی ذات گرامی ہی امت مسلمہ کے لیے وحدت کا ذریعہ ہے، آیت اللہ العظمی حافظ بشیر نجفی

وفاق ٹائمز کے نامہ نگار کی رپورٹ کے مطابق، امیر متحدہ جمیعت اہل حدیث اور اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر سید عطاء اللہ شاہ، ملی یکجہتی کونسل کے ممبر اور تحریک اویسی کے سربراہ پیر غلام رسول اویسی، ذیشان حیدر اور سماء ٹی وی کے میزبان سید بلال قطب نے حضرت آیۃ اللہ العظمی حافظ بشیر حسین نجفی سے ان کے مرکزی دفتر نجف اشرف میں ملاقات کی۔

اس ملاقات میں آیت اللہ حافظ بشیر نجفی نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی سیرت اور عظمت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خداوند متعال نے رسول اللہؐ کے بعد حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو دین اور اسلام کا مرکز قرار دیا ہے اور آپ علیہ السلام کی ذات گرامی ہی امت مسلمہ کے لیے وحدت کا ذریعہ ہے کیونکہ پوری امت مسلمہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کو بالاتفاق خلیفہ تسلیم کرتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ فقیروں سے محبت امیر المومنین علیہ السلام کا شیوہ تھا۔ آپ علیہ السلام فقیروں کے ساتھ زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔ آپ کا عدل و انصاف اسلام کی حقیقت و حقانیت کو ظاہر کرتا تھا۔

انہوں نے اس بات پر زور دیتے ہوئے (بقیہ 5، ص6)

آیت اللہ العظمی علوی گرگانی کی وفات، قم میں کل سوگ کا اعلان

وفاق ٹائمز کے نامہ نگار کی رپورٹ کے مطابق، ایرانی شہر قم کے گورنر سید محمد تقی شاہچراغی نے بزرگ مرجع تقلید آیت اللہ العظمی علوی گرگانی کی رحلت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کل قم میں سوگ کا اعلان کر دیا ہے۔

سعودی عرب میں واقع ہونے والے حادثہ پر حضرت آیۃ اللہ العظمی مکارم شیرازی کا پیغام

آل سعود کے وحشیانہ جرائم، بے گناہ شیعوں کے قتل عام کے خلاف آیت اللہ مکارم شیرازی کے پیغام کا متن کچھ یوں ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انا للہ وانا الیہ راجعون

آل سعود کے ہاتھوں سعودی عرب میں مظلوم مسلمانوں کے ایک گروہ کو اجتماعی پھانسی دینے کی افسوسناک خبر نے تمام مسلمانوں کے دل کو مجروح کیا ہے۔ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس لئے مبعوث ہوئے تھے تاکہ انسان کی کرامت کو قایم کریں اور دین خدا کی رحمانیت کو سب پر ثابت کریں، لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس زمانہ میں جاہلیت کے زمانہ کے وحشیانہ کاموں کو اسلام کے نام پر دوبارہ زندہ کیا جا رہا ہے اور عقیدہ تکفیر اور بے گناہوں کے خون کو حلال شمار کرتے ہوئے اسلام کے محبت آمیز چہرہ کو مخدوش کیا جا رہا ہے۔

اس زمانہ میں جبکہ مستکبرین اور نام نہاد بین الاقوامی اسمبلیاں اور حقوق بشر کے دعویداروں نے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے حقوق حیوانات کا نعرہ لگانا شروع کر دیا لیکن اس طرح کی وحشیانہ جرایم پر خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں جبکہ تمام آزاد انسان اس بڑے اور وحشیانہ قتل عام کی مذمت کر رہے ہیں، گویا کہ آل سعود کے خزانہ نے ان کی زبانوں کو بند کر رکھا ہے۔ (بقیہ 6، ص6)

آل سعود حرمین شریفین کی نہیں بلکہ صہیونیوں کی خادم ہے، آیت اللہ العظمی نوری ہمدانی

آل سعود کے ہاتھوں دسیوں شیعیانِ اہل بیت علیہم السلام کے بے دردی سے قتل کی مذمت کرتے ہوئے آیت اللہ نوری ہمدانی نے کہا کہ آل سعود کی دہشت گرد حکومت کے ہاتھوں دسیوں مظلوموں کی شہادت کی خبر سن کر بہت دکھ اور افسوس ہوا۔ یہ حکومت بظاہر اپنے آپ کو خادم حرمین شریفین کہلاتی ہے لیکن وہ درحقیقت استکبار اور غاصب صہیونیوں کی خادم ہے اور یمن، شام، عراق اور لبنان کے مسلمانوں کے خلاف جنگ کی سربراہی کر رہی ہے اور مسلمانوں کے قتل عام میں مشغول ہے۔

انہوں نے کہا کہ آل سعود کے ان جرائم پر انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیموں اور اسلامی انجمنوں کی خاموشی افسوسناک ہے۔ میں اس غم انگیز واقعہ پر اپنے مولا حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف، تمام مسلمانوں اور بالخصوص مظلوم شہیدوں کے خاندانوں کی خدمت میں تعزیت عرض کرتا ہوں۔

اقوام متحدہ میں اسلاموفوبیا کے خلاف قرارداد منظور/ بھارت کی جانب سے شدید ردِ عمل کا اظہار

اقوام متحدہ کی جانب سے 15 مارچ کو منظور کی گئی اسلاموفوبیا کے عالمی دن کی قرارداد پر بھارت نے شدید ردِ عمل کا اظہار کیا ہے۔

عالمی میڈیا کے مطابق اقوام متحدہ میں بھارت کے مستقل نمائندے ٹی ایس ترومورتی نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں کہا کہ بھارت امید کرتا ہے کہ یہ قرارداد مستقبل میں پیش کی جانے والی مخصوص مذاہب فوبیا قراردادوں کیلئے نظیر نہیں بنے گی جس سے اقوام متحدہ ایک مذہبی کیمپ کی صورت اختیار کر لے۔

انہوں نے کہا کہ ہندومت کے 2.1 بلین سے زیادہ پیروکار ہیں، بدھ مت کے 535 ملین سے زیادہ اور سکھ مت کے 30 ملین سے زیادہ، صرف ایک مذہب کے ساتھ فوبیا مخصوص نہیں کریں۔

انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کو چاہیے کہ دنیا کے ساتھ ایک خاندان کی طرح برتاؤ کرے (بقیہ 7، ص6)

آیت اللہ حافظ بشیر حسین النجفی سے نجف اشرف میں موجود طلاب حفاظ کرام کی ملاقات

وفاق ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق، نجف اشرف میں موجود طلاب حفاظ کرام نے آیت اللہ الحاج حافظ بشیر حسین النجفی سے ملاقات کی۔ ملاقات میں حفاظ کرام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا قرآن کے حفظ سے ثواب آخرت کیساتھ دنیا میں جو سب سے اہم چیز ملتی ہے وہ یہ کے خداوند عالم حافظ قرآن کے ذہن کو کھول دیتا ہے۔ وسیع کرتا ہے۔ اگر اس اثر کو محسوس کرنا چاہتے ہیں تو قرآن کو یاد رکھیں۔ قرآن کو غائب نہ ہونے دیں۔

البتہ ایک بات یاد رکھیں حفظ قرآن کی بنیاد پر کبھی فخر نہ کریں کے میں حافظ ہوں۔

قرآن کی برکات کا ذکر ہوتے آیت اللہ الحاج حافظ بشیر حسین النجفی نے کہا کہ اللہ تعالی حافظ قرآن کو ذلیل ہونے سے بچائے گا کیونکہ اسکے دل قرآن میں محفوظ ہے۔

انہوں نے کہا کہ جس زبان سے قرآن پڑتے ہیں گویا قرآنی زبان ہے جس سے ذکر خدا ہوتا ہے اس زبان کو غیبت اور بدخواہی سے پاک رکھیں۔ یاد رہے حفظ قرآن کی بناء پر عربی و عجمی کا فرق بھی مٹ جائیگا۔ یہ فوائد و برکات دنیاوی اعتبار سے ہیں۔ آخرت میں حافظ کو کہا جائیگا ایک آیت پڑھ ایک درجہ ملے گا جتنی آیات پڑیگا اتنے درجات بلند ہونگے آپ جانتے ہیں قرآن کی ہزاروں آیات ہیں۔

حافظ قرآن خصوصی شفاعت جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کا مستحق ہے اس لیے کے جنکے بابا نے قرآن کے لیے اتنی مصیبتیں برداشت کی وہ قرآن حفظ کرنے والے کے سینے میں محفوظ ہے۔

ان کا کہنا تھا کہ سر دھڑ کی بازی لگاؤ تا کے قرآن نہ بھولے حفظ پر لگنے والے وقت کو ضائع نہ سمجھو اسکا نتیجہ بعد میں ملے گا آپ اپنی زندگی میں اس کو محسوس کریں گے اور بہت زیادہ برکات حاصل ہونگی۔ خدا کبھی حافظ قرآن (بقیہ 8، ص 6)

بھارتی سپریم کورٹ کا حجاب پابندی کیس کی جلد سماعت سے انکار

بھارتی سپریم کورٹ نے ایک بار پھر ہندو انتہا پسندوں کے لئے جانبداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے حجاب پر پابندی کے خلاف کیس کی جلد سماعت سے انکار کردیا۔

مسلمان طالبہ کی جانب سے حجاب پر پابندی کے خلاف کیس کی جلد سماعت کی درخواست میں استدعا کی گئی تھی کہ 28 مارچ کو امتحانات شروع ہونے والے ہیں اس لئے کیس کی جلد سماعت کی جائے۔

بھارتی سپریم کورٹ نے درخواست مسترد کرتے ہوئے مسلمان طالبہ کے وکیل کو نہ صرف بات کرنے روک دیا بلکہ جانبدارانہ ریمارکس دیتے ہوئے کہا کہ معاملے کو سنسنی خیز نہ بنائیں۔ امتحانات کا حجاب پر پابندی سے کوئی تعلق نہیں۔

بھارتی ریاست کرناٹک کے تعلیمی اداروں میں حجاب پہن کر آنے پر پابندی عائد ہے۔ کرناٹک کی ہائیکورٹ حجاب پر پابندی کے حق میں فیصلہ دے چکی ہے۔ باحجاب مسلمان طالبات کو تعلیمی اداروں میں داخل نہ ہونے دینے کیخلاف بھارت کے مختلف علاقوں میں احتجاج بھی کیا جارہا ہے۔

مدرسہ الامام المنتظر میں ماہ مبارک رمضان اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان سے نشست علمی منعقد

انجمن علمی و پژوھشی فقہ و معارف اسلامی، معاونت پژوہش مدرسہ الامام المنتظر ع، قم المقدسہ ایران کے زیر اہتمام مدرسہ امام المنتظر ع کے امام خمینی رح ھال میں ماہ مبارک رمضان اور پاکستان میں ہماری ذمہ داریاں کے عنوان سے نشست علمی منعقد ہوئی جس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کے بعد مولانا اختر علی مبلغی نے نشست کے آغاز میں امام قائم ع کی خدمت میں منقبت کا نذرانہ پیش کیا۔

نشست علمی سے حجت الاسلام والمسلمین سید محمد حسن نقوی، حجت الاسلام ڈاکٹر شاہد اعظم رئیس، مولانا حافظ محمد رضا مھدوی اور مولانا ذوالفقار حیدر قمی نے خطاب کیا، پروگرام میں مدرسہ امام المنتظر ع کے اساتذہ، طلاب، طالب فارغ التحصیلان اور دیگر علماء نے شرکت کی ہے۔

سعودی عرب میں انسانی حقوق کی پایمالی پر عالمی برادری کی خاموشی قابل مذمت ہے، آیۃ اللہ العظمی شبیری زنجانی

آیۃ اللہ العظمی شبیری زنجانی کے دفتر کی طرف سے جاری ہونے والے مذمتی بیان میں کہا کہ ظالم آل سعود حکام کے ہاتھوں مظلوم انسانوں اور موالیانِ اہل بیت علیہم السلام کے بے دردی سے قتل کا واقعہ بہت تلخ اور افسوسناک ہے۔ آل سعود کی ظالم حکومت کا دورانیہ ظلم وستم سے پُر ہے۔ یہ ظالم حکام اپنے مخالفین کے انسانی حقوق کی پرواہ نہیں کرتے اور افسوسناک امر یہ ہے کہ انہیں کوئی پوچھنے والا بھی نہیں ہے۔

انہوں نے کہا کہ میں اس المناک مصیبت پر حضرت ولی عصر عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف، مظلوم شیعیانِ اہل بیت علیہم السلام اور سوگوار خاندانوں کی خدمت میں تعزیت عرض کرتا ہوں اور مرحومین کے لئے رحمت و رضوان الہی اور غمزدہ خاندانوں کے لیے صبر و اجر اور ظلم وستم کے شکار ان لوگوں کے لئے بارگاہ خداوندی میں ان ظالم حکام سے نجات کا طالب ہوں۔

رہبر معظم کا آیت اللہ محمدی ری شہری کے انتقال پر تعزیتی پیغام

وفاق ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق، رہبر انقلاب اسلامی آیۃ اللہ العظمی سید علی خامنہ ای نے عالم مجاہد جناب حجۃ الاسلام والمسلمین محمدی ری شہری کے انتقال پر ایک پیغام جاری کر کے تعزیت پیش کی ہے۔ رہبر انقلاب اسلامی کے پیغام کا متن حسب ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بہت ہی افسوس کے ساتھ عالم مجاہد جناب حجۃ الاسلام والمسلمین محمدی ری شہری رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کی خبر موصول ہوئی۔ جو لوگ اس انقلابی عالم دین کے تقوی، نفس کی پاکیزگی اور انتھک مجاہدت سے واقف ہیں، ان کے لیے ان کا بچھڑنا، ایک تلخ اور غم انگیز نقصان ہے۔ اس عالم ربانی کی مجاہدت کے علمی، اخلاقی، انقلابی، سیاسی اور ادارہ جاتی میدانوں کے تنوع نے، جن میں انھوں نے پورے اخلاص و تندہی سے کام کیا، انھیں ایک کم نظیر شخصیت میں بدل دیا تھا۔ میں نے دسیوں سال کی شناسائی کے دوران ہمیشہ ان میں بھلائی اور پرہیزگاری کا مشاہدہ کیا ہے اور مجھے امید ہے کہ یہ گرانقدر ذخیرہ، ان کے لیے رحمت، مغفرت اور درجات کی بلندی کا سبب بنے گا۔ مرحوم کی محترم اولاد اور دیگر پسماندگان اور ان کے سبھی دوستوں، رفقائے کار، شاگردوں اور چاہنے والوں کی خدمت میں تعزیت پیش کرتا ہوں۔ والسلام علی عباد اللہ الصالحین۔ سید علی خامنہ ای 22 مارچ 2022

ایران کے صدر کی پاکستان کے قومی دن کی مناسبت سے مبارکباد

وفاق ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر سید ابراہیم رئیسی نے صدر عارف علوی اور وزیر اعظم عمران خان کے نام اپنے علیحدہ علیحدہ پیغامات میں پاکستان کے قومی دن کی مناسبت سے مبارکباد پیش کی ہے۔

ایرانی صدر رئیسی نے صدر عارف علوی کے نام اپنے پیغام میں دونوں ممالک کے مضبوط اور مستحکم تعلقات پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے باہمی تعلقات کو مزید فروغ دینے پر تاکید کی۔

ایرانی صدر نے وزیر اعظم عمران خان کے نام اپنے پیغام میں ایران اور پاکستان کے دوستانہ اور برادرانہ تعلقات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ایران اور پاکستان کے مضبوط اور مستحکم تعلقات دونوں ممالک کے قومی مفادات میں ہیں اور دونوں ممالک کو باہمی تعلقات کو فروغ دینے پر توجہ مبذول کرنی چاہیے۔

قومی سلامتی کمیٹی نے ملکی معاملات میں بیرونی مداخلت کو ناقابل برداشت قرار دے دیا

وزیراعظم عمران خان کی زیر صدارت قومی سلامتی کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مسلح افواج کے سربراہان، وزیر دفاع، وزیر داخلہ، وزیر اطلاعات، مشیر قومی سلامتی، انٹیلی جنس ایجنسیز کے سربراہان اور دیگر اعلی حکام نے شرکت کی۔ اطلاعات کے مطابق وزیر اعظم عمران خان کو ملنے والے دھمکی آمیز خط کے حوالے سے ارکان کو بریفنگ دی گئی۔

قومی سلامتی کمیٹی کا اعلامیہ جاری

اجلاس کے بعد قومی سلامتی کمیٹی کی جانب سے اعلامیہ جاری کردیا گیا جس کے مطابق قومی سلامتی کمیٹی کو غیر ملکی آفیشل کی پاکستانی سفیر سے ہونے والی باضابطہ بات چیت پر بریفنگ دی گئی۔ کمیٹی نے غیر ملکی سفارت کار کی جانب سے استعمال کی گئی زبان پر تشویش کا اظہار کیا۔

قومی سلامتی کمیٹی نے پاکستان کے اندرونی معاملات میں کسی بھی طرح کی مداخلت کو ناقابل برداشت قرار دے دیا اور کہا کہ پاکستان کی جانب سے سفارتی سطح پر اس معاملے پر احتجاج کیا جائے گا۔

دریں اثنا کمیٹی نے گزشتہ روز کابینہ اجلاس کے فیصلوں کی توثیق کی۔

اتنے بڑے قومی ایشوز پر بھی اپوزیشن سیاست کو ترجیح دیتی ہے، اسد عمر پارلیمانی کمیٹی قومی سلامتی اجلاس کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے اسد عمر نے کہا کہ قومی سلامتی کمیٹی اجلاس میں ارکین کو قانونی دائرے میں رہتے ہوئے تفصیلات فراہم کی گئیں، قومی سلامتی کمیٹی میں رائے آئی کہ پارلیمان کی قومی سلامتی کمیٹی کے سامنے بھی حقائق رکھے جائیں۔

اسد عمر نے کہا کہ جو اپوزیشن کہتی تھی ہمیں بتادیں ہم عدم اعتماد سے پیچھے ہٹ جائیں گے، بدقسمتی ہے کہ اتنے بڑے قومی ایشوز پر بھی اپوزیشن سیاست کو ترجیح دیتی ہے، پارلیمان کی قومی سلامتی کمیٹی میں اپوزیشن نے شرکت نہ کرکے واضح کیا کہ انہیں اس کا پہلے سے علم تھا۔ اسد عمر نے کہا کہ یہ بحث ختم ہوجانی چاہیے کہ مراسلہ حقیقت ہے یا نہیں، قومی سلامتی میٹنگ ایک مقتدر فورم ہے اور یہ حقیقت میں پاکستان کے معاملات میں مداخلت ہے، قومی سلامتی کمیٹی نے قرار دیا کہ جس ملک نے یہ لکھا اس کے سامنے یہ معاملہ اٹھانا چاہیے۔

واہگہ بارڈر کی رونقیں دوسال بعد مکمل بحال ہوگئیں

واہگہ بارڈر پر روزانہ ہزاروں شہری پاکستان اور بھارت کے قومی پرچم اتارے جانے کے موقع پر پاکستان رینجرز پنجاب اور بی ایس ایف انڈیا کے جوانوں کی روایتی پریڈ دیکھنے آتے ہیں۔ دونوں ملکوں کی سرحدی فورسز کے جوانوں کے مابین جوش اور جذبے کی یہ جنگ ہر روز شام ڈھلے ہوتی ہے اور دونوں طرف کی تالیوں کی گونج میں ختم ہوجاتی ہے۔

واہگہ بارڈر پر ہونے والی مشترکہ پریڈ کا آغاز 1959 میں ہوا تھا۔ دونوں ملکوں میں جنگ کے دنوں کے علاوہ یہاں پریڈ معمول کے مطابق ہوتی رہی ہے حتیٰ کہ جب نومبر 2014 میں واہگہ بارڈر پر خودکش حملہ ہوا اس کے اگلے روز بھی یہاں پریڈ منعقد ہوئی تھی تاہم مارچ 2020 میں کورونا وائرس کی وجہ سے دونوں ملکوں نے اپنی سرحد بند کردی تھی جس کی وجہ سے پریڈ کو محدود کردیا گیا تھا۔ اس عرصہ کے دوران دونوں ملکوں کی سرحدی فورسز کے جوان ایک دوسرے سے ہاتھ نہیں ملاتے تھے اور نہ ہی گیٹ کھولا جاتا تھا۔ جوان اپنے اپنے ملک کا قومی پرچم اتارتے اور سلامی دیتے تھے۔ اس عرصہ کے دوران دونوں طرف عام شہریوں کی شرکت پر پابندی عائد کردی گئی تھی۔ تاہم اب دوسال بعد یہاں کی رونقیں پھر سے بحال ہوگئی ہیں اور شہریوں کی بڑی تعداد یہاں پہنچتی ہیں۔ شام ڈھلنے سے قبل واہگہ بارڈ کی فضاؤں میں نعرہ تکبیر اور پاکستان زندہ باد کی صدائیں سنائی دیتی ہیں۔

این سی او سی کا ملک میں تمام کورونا پابندیاں ختم کرنے کا اعلان

وفاقی وزیر منصوبہ بندی اسد عمر نے نیوز بریفنگ میں کورونا پابندیاں ختم کرنے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ ویکسین لگوانے کی پابندی برقرار رہے گی، کیونکہ کورونا ابھی مکمل طور پر ختم نہیں ہوا، ہوسکتا ہے پابندیاں ختم کرنے سے وبا میں کچھ اضافہ ہو، لیکن ہم دوبارہ بھی اقدامات کرسکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عوام نے این سی او سی کی ہدایات پر بہت حد تک عمل کیا، لہذا جتنی پابندیاں لگائی تھیں وہ ختم کی جارہی ہیں، شادی کی تقریبات، مارکیٹس، بازاروں، آؤٹ ڈور ایونٹس، کھیلوں کی سرگرمیوں، مذہبی اجتماعات پر لگی تمام پابندیاں ختم کررہے ہیں۔ اسد عمر نے کہا کہ پاکستان میں کورونا وبا کا پھیلاؤ کم ہورہا ہے اور کورونا کیسز میں مسلسل کمی آرہی ہے، اس لیے سوچ سمجھ کر معمول کی زندگی کی طرف جانے کا فیصلہ کیا ہے، اب اس وبا سے نکلنا ہے۔

خودداری آزاد قوم کی پہچان ہوتی ہے، وزیراعظم

سرکاری ٹی وی کے ذریعے قوم سے خطاب میں وزیراعظم عمران خان کا کہنا تھا کہ مجھے قوم سے اہم بات کرنی ہے ملک کے مستقبل کے لیے، میرا یہ خطاب براہ راست ہے جس کا مقصد قوم کو اعتماد میں لینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قائد اعظم محمد علی جناح بہت بڑے سیاست دان اور وکیل تھے، زیادہ تر لوگ کو سیاست سے پہلے کوئی نہیں جانتا تھا، اللہ نے مجھے سب کچھ دیا، میری زندگی میں ضرورت سے زائد پیسہ تھا میرے پاس سب کچھ تھا لیکن میں پھر بھی سیاست میں آیا۔ ان کا کہنا تھا کہ میرے والدین غلامی کے دور میں پیدا ہوئے، وہ تحریک پاکستان میں شریک تھے اور مجھے احساس دلاتے تھے کہ تم آزاد ملک میں پیدا ہوئے ہو، خودداری آزاد قوم کی پہچان ہوتی ہے، سیاست میں اس لیے آیا کہ ہمارا ملک کبھی بھی وہ ملک نہیں بن سکتا جو علامہ اقبال اور محمد علی جناح کا خواب تھا۔ وزیراعظم کا کہنا تھا کہ جو پاکستان کا مقصد اسلامی فلاحی ریاست بننا تھا اور اس کا تصور ریاست مدینہ ہے، جب میں نے 25 برس قبل سیاست شروع کی، میں نے منشور میں انصاف کو شامل کیا، طاقتور اور کمزور کے لیے قانون یکساں ہو۔ انہوں نے کہا کہ کلمہ طیبہ انسان کو غلامی سے آزاد کرتا ہے، میرے پاس سب کچھ موجود تھا ایسا انسان اپنی زندگی کے بائیس سال خرچ کرکے سیاست میں کیوں آئے گا؟ وجہ کیا ہے؟ مجھ سے لوگ سوال کرتے تھے کہ سیاست میں کیوں آیا؟ اپنی قوم کی خاطر آیا۔ وزیراعظم عمران خان نے کہا کہ ایک مسلمان قوم غلام قوم نہیں بن سکتی، پیسے اور خوف کی غلامی شرک ہے، یہ سب ہمارے منشور میں شامل ہیں، اگر ایمان نہیں ہوتا تو سیاست میں نہیں ہوتا۔

عمران خان نے کہا کہ ہمارے ملک پر بیرونی طاقتیں اثر انداز ہوتی ہیں، میں نے فیصلہ کیا کہ اقتدار میں آیا تو ہمارے ملک کی فارن پالیسی ایک آزاد پالیسی ہوگی جو کہ پاکستانیوں کے لیے ہوگی، وہ پالیسی جو ہمارے مفادات پر مبنی ہوگی۔

انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کی جنگ میں ہمیں اسی کمرے میں کہا گیا کہ امریکا کی حمایت نہیں کی تو وہ زخمی ریچھ کی طرح ہمیں ہی نہ مار دے، افغان جہاد کے بعد دوسال بعد ہی امریکا ہم پر پابندیاں لگادیتا ہے، نائن الیون کے بعد واشنگٹن کو ہماری حمایت کی ضرورت پڑ جاتی ہے لیکن جو حمایت ہم نے کی اور پاکستانیوں نے اپنی 80 ہزار جانوں کی قربانی دی لیکن کسی نیٹو ممالک میں اتنی جانیں نہیں دی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ نائن الیون میں کوئی پاکستانی ملوث نہیں تھا اس کے باوجود ہم اس جنگ میں شامل ہوئے، قبائلی علاقوں میں شادیوں، مدرسوں اور دیگر اجتماعات پر ڈرون حملوں میں ہزاروں لوگ مارے گئے، کون سے قانون میں لکھا ہے کہ آپ کا اپنا (بقیہ 8،ص 6)

وزیراعظم کا دھمکی آمیز خط آج اتحادی جماعتوں اور صحافیوں کو دکھانے کا اعلان

وزیراعظم عمران خان نے اسلام آباد میں تقریب میں الیکٹرانک پاسپورٹ سہولت کا اجرا کیا۔ اس موقع پر تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں سیاسی بحران نئی چیز نہیں ہے، سیاسی بحران تو ملکوں میں آتے رہتے ہیں اور تحریک عدم اعتماد ایک بھی جائز جمہوری اور آئینی طریقہ ہے، لیکن میرے خلاف عدم اعتماد کی یہ تحریک غیر ملکی ہے اور باہر سے پاکستان کے خلاف سازش ہے۔ وزیراعظم کا کہنا تھا کہ یہ سازش تب سے ہوئی جب باہر سے وہ لوگ جو ایک فون پر پاکستان کو کنٹرول کرتے اور ہمارے ملکی مفاد کیخلاف اپنی چیزیں منواتے تھے، انہیں برداشت اور عادت نہیں کہ پاکستان میں ایسی قیادت ہو جو اپنے ملکی مفاد میں فیصلے کرے اور کسی دوسرے ملک کے مفاد کے لیے اپنے عوام کے مفاد کو قربان نہ کرے۔

انہوں نے مثال دی کہ جیسے دہشت گردی کیخلاف جنگ میں ہوا کہ پاکستان میں تباہی ہوگئی، سراسر نقصان ہوا، لوگ معذور شہید ہوئے، قبائلی علاقوں پر ڈرون حملے اور ظلم ہوا، تباہی مچادی گئی، 35 لاکھ لوگوں نے نقل مکانی، زکوۃ دینے والے راتوں رات لینے والے بن گئے، کسی نے سوال نہیں اٹھایا کہ یہ سب کیوں ہوا، ہم نے دوسرے ملک کو فائدہ پہنچانے کے لیے اپنے مفاد کو قربان کردیا جس نے ہماری قربانی کا اعتراف بھی نہیں کیا۔

وزیراعظم کا کہنا تھا کہ باہر کے لوگوں کو عادت نہیں کہ پاکستان میں ایسی قیادت ہو جو ملکی مفاد مقدم رکھے، آزاد خارجہ پالیسی اپنے ملکی مفاد کو مقدم رکھتی ہے، تحریک عدم اعتماد کی سازش کی میرے پاس دستاویز ہے، جو آج سینئر صحافیوں کو دکھاؤں گا، یہ ڈرامہ نہیں ہے، ہم تو صرف اپنے ملکی مفاد کا تحفظ چاہتے ہیں، اس لیے لوگوں کو پوری طرح بتا نہیں سکتے کہ کن ممالک اور لوگوں نے ہمیں یہ دھمکی دی ہے۔ عمران خان نے کہا کہ چونکہ اس خط پر شک کیا جارہا ہے اور اپوزیشن جماعتیں خط کو ڈرامہ قرار دے رہی ہیں کہ میں اپنی حکومت بچانے کے لیے یہ سب کررہا ہوں، اس لیے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو لوگ ان جانے میں اس سازش کا حصہ ہیں، انہیں آگاہ کرنے کے لیے اور اپنی اتحادی جماعتوں کے نمائندوں کو بھی یہ خط دکھاؤں گا کہ یہ سچ ہے اور جتنی میں بتارہا ہوں اس سے بھی بہت بڑی سازش ہے۔

وزیراعظم نے مزید کہا کہ پھر ان لوگوں نے جو فیصلہ کرنا ہے کریں، لیکن یہ سوچ لیں کہ کہیں بہت بڑی عالمی سازش کا حصہ نہ بن جائیں۔

بقیہ نمبر (1)

بھی آگ کو روشن کر دیتا ہے۔مگر افسوس انسان کی خواہشات پوری ہوتی رہیں تو وہ اللہ سے منہ موڑ لیتا ہے اور جب تکلیف پہنچتی ہے اور مصائب حد سے زیادہ بڑھ جائیں تو اس وقت اللہ کی طرف مجبوری کی حالت میں رجوع کرتا ہے اور جب اللہ مصیبت کو دور کر دیتا ہے تو پھر اللہ کو بھول جاتا ہے۔ اگر انسان ہر کام اللہ کے حکم کے مطابق سرانجام دے تو وہ انسان کامیاب ہے۔ ہر انسان اپنی طبیعت اور اپنے معاشرے کے مطابق عمل کرتا ہے۔انہوں نے کہا انسان روح کی حقیقت کو جاننا چاہتا ہے لیکن وہ تو ابھی پانی اور دیگر موجودات کی حقیقت کو بھی نہیں پہچانا لیکن قرآن میں چند جگہ پر روح کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ روح ایک ایسی قوت ہے جو انسان میں رکھ دی گئی ہے اسی کی وجہ سے انسان زندہ ہے۔روح عالم امر سے ہے جبکہ دنیاوی موجودات عالم مادہ سے ہیں۔ ہم عالم مادی کے حقائق کو سمجھ سکتے ہیں لیکن عالم امر کے حقائق سے آشنا نہیں ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کی سورہ الانعام میں 17 انبیاء کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ اگر شرک کیا تو آپ کا سب کچھ تباہ ہو جائے گا نیز ایک جگہ فرمایا کہ "اے رسول! اگر ہم وحی کو آپ سے ختم کر دیں تو پھر آپ کا کوئی ایسا مددگار نہیں ہے جو اس وحی کو واپس پلٹا سکے۔لیکن اپنی رحمت کی وجہ سے ہم آپ سے وحی کو ختم نہیں کریں گے۔

بقیہ نمبر (2)

پر ان کا تسلط ہے، ان کو اس بات کا ہمیشہ خوف رہتا ہے کہ یہ طرز فکر ہمیں نیست و نابود کر سکتا ہے۔

چونکہ ان کی دنیا میں تمام مادی وسائل اور سہولیات ہونے کے باوجود اندرونی اطمینان اور راحت حاصل نہیں ہے۔ ایسے میں ان تمام قوتوں کو جس شدید چیلنج کا سامنا ہے وہ شیعیت اور مکتب اہلبیت کا طرز فکر اور اسلام ناب محمدی ہے۔ چونکہ مکتب اہل بیت کی فکر اور پیغام زمینی سرحدوں میں محدود نہیں۔ بلکہ ایک آسمانی پیغام اور طرز فکر ہے جو انسانی دل و دماغ سے مربوط ہے۔لہذا اس وقت پوری دنیا کی توجہ اس طرز فکر پر جو سرمایہ دارانہ نظام کیلئے حقیقی خطرہ ہے اسی لئے دنیا کا کوئی بھی خطہ ہو، اگر اس طرز فکر کو کوئی خطرہ ہے تو یقینی طور پر اس کا تھنک ٹینک استعماری اور سرمایہ دارانہ قوتیں ہیں جو شیعی طرز فکر کو اپنے لئے خطرہ سمجھتی ہیں ایسے میں ہماری ذمہ داری ہے کہ دشمن کو صحیح معنوں میں سمجھیں، حقیقی دشمن کی شناخت حاصل کریں۔

کیونکہ استعماری طاقتوں کا ہدف یہ ہے کہ ایسے کسی گروپ کو جو ظاہراً مذہبی ہو گا اس کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں ان سے الجھائیں اور اصلی دشمن سے غافل رکھیں۔اس لئے اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ فکر کو وسیع کریں، سیاسی بیداری پیدا کریں، دنیا کے مستضعفین کا سوچیں۔کہیں ایسا نہ ہو کہ دین اور سیاست کی جدائی کے نعرے کی زد میں آ کر گوشہ نشینی اختیار کریں اور مسجد و محراب و خانقاہ تک محدود ہو کر رہ جائیں۔انہوں نے کہا کہ دنیا میں ہونے والے مظالم کے خلاف کم از کم جو کام کر سکتے ہیں وہ صدائے احتجاج بلند کرنا ہے۔سعودی عرب، یمن، شام، عراق، نائیجیریا، پاکستان کے چپے چپے میں ہونے والے ظلم و ستم پر صدای احتجاج بلند کرنا ہمارا اخلاقی، دینی اور انسانی فریضہ ہے۔

بقیہ نمبر (3)

اور عظیم قربانیوں کی تاریخ بیان کریں ان کا کہنا تھا کہ وطن عزیز ان دنوں بدترین بحران اور سنگین ترین حالات سے دوچار ہے، مہنگائی، سیاسی بحران، دہشت گردی، ٹارگٹ کلنگ جیسے عوامل ملک کی ساکھ کو خراب اور اسکی بنیادوں کو کمزور کر رہے ہیں حکمران اور عوام جب تک مل کر ان درپیش چیلنجز کا مقابلہ نہ کریں ان مسائل پر قابو پانا ناممکن ہوگا۔

ان کا کہنا تھا آج یوم قرارداد پاکستان کے موقع پر ہر پاکستانی کو خود سے یہ عہد کرنا ہوگا کہ فقید المثال قربانیوں سے حاصل کردہ اس وطن کی سالمیت پر آنچ نہیں آنے دیں گے ہمارے بڑوں نے قیام پاکستان کے وقت جو خواب دیکھے تھے، اس میں حقیقت کا رنگ بھرنے کے لیے قوم کو متحد ہو کر اپنا قبلہ درست کرنا ہوگا، ملک کو بدحالی کی دلدل سے نکال کر خوشحالی کی راہ پر گامزن کرنے میں خلوص نیت سے جدوجہد کرنی ہوگی۔

بقیہ نمبر (4)

خارجی مسائل کا سامنا ہے، خطے کی صورتحال تبدیل ہو رہی ہے، عالمی سطح پر بڑی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں جبکہ ایک عالمی وبا نے پاکستان سمیت پوری دنیا کو جکڑ رکھا ہے، ان تمام چیلنجز سے نمٹنے کے لیے اسی جذبے اور ولولے کی ضرورت ہے جو تحریک پاکستان کے وقت تھا جب کسی قسم کے تعصبات نہیں تھے، آج بھی شرپسند قوتوں سے خبردار رہتے ہوئے آگے بڑھنا ہوگا جو ملک میں تعصب، انتہا پسندی اور شدت پسندی کو ہوا دیتی ہیں۔ پاکستان کو لاحق تمام داخلی و خارجی خطرات اور امراض کا علاج یہی ہے کہ عوام بیدار، متحد اور منظم ہوں، انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں اس عظیم دن یہ عہد کرنا ہوگا کہ مل کر پاکستان کو ترقی یافتہ بنائینگے اور کورونا جیسے چیلنجز کا مقابلہ کریں گے، بدامنی، لاقانونیت، شہری آزادیوں کی بندش، مہنگائی اور دیگر عوامی مشکلات حل کرنے کی ذمہ داری ادا کریں گے۔ آخر میں انہوں نے پاکستان کے بہتر مستقبل کی امید اور دعا کی۔

بقیہ نمبر (5)

فرمایا کہ اہلبیت علیہم السلام کے گھرانے کا یہ دستور تھا کہ اسلام بچانے کے لیے اس پر ہر چیز کو قربان کر دیا جائے اور کربلاء کا واقعہ اسی کا شاخسانہ تھا۔ امام حسین علیہ السلام نے اپنی عظیم قربانی پیش کر کے اسلام کو بچا لیا۔

آخر میں انہوں نے امت مسلمہ کو بالعموم اور پاکستانیوں کو بالخصوص یہ پیغام دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت بتاتی ہے کہ جو بھی لا الہ اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لیتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو اپنی آغوش رحمت میں لے لیتے اگر وہ ان کے دین کا پابند ہے۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمیں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سیرت پر عمل پیرا ہونا چاہیے اور اپنے ذاتی اختلافات کو اسلام سے منسلک نہیں کرنا چاہیے۔

بقیہ نمبر (6)

ہمارا عقیدہ ہے کہ افغانستان، پاکستان، یمن، عراق، شام اور دوسرے اسلامی ممالک میں ناحق بہنے والے شہدا کے خون کا انتقام، خداوند عالم ضرور لے گا۔

خدایا! ان شہدا کی ارواح مطہرہ کو پیغمبر اکرم (ص) اور اہل بیت اطہار (صلوات اللہ علیہم اجمعین) کی ملکوتی ارواح کے ساتھ محشور فرما، اور تمام خاندانوں اور خاص طور سے قطیف اور احساء کے علاقہ کے لوگوں کو صبر جمیل اور اجر جزیل عنایت فرما۔

بقیہ نمبر (7)

اور ایسے مذہبی معاملات سے بالاتر رہے جو ہمیں امن اور ہم آہنگی کے پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کے بجائے تقسیم کریں۔ ترومورتی نے کہا کہ بھارت یہودی فوبیا، عیسائی فوبیا یا اسلاموفوبیا کی تمام کارروائی کی مذمت کرتا ہے لیکن ایسے فوبیا صرف ابراہیمی مذاہب تک محدود نہیں ہونے چاہییں۔انہوں نے مزید کہا کہ حقیقت تو یہ ہے کہ کئی دہائیوں سے اس طرح کے مذہبی فوبیا نے غیر ابراہیمی مذاہب کے پیروکاروں کو بھی متاثر کیا ہے جس کی عصری شکلیں ہندوفوبیا، بدھ مت فوبیا اور سکھ فوبیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ رکن ممالک کو یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ہمارے پاس 16 نومبر کو رواداری کا بین الاقوامی دن منایا جاتا ہے۔ محض ایک مذہب کے خلاف فوبیا کو عالمی دن کے طور پر منائے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

بقیہ نمبر (8)

کو ذلیل نہیں ہونے دیگا اس لیے کے عزت خدا سے ہے اور کتاب خدا حافظ قرآن کے سینے میں محفوظ ہے۔

آیت اللہ الحاج حافظ بشیر حسین النجفی نے حفاظ کے لیے دعا فرمائی کے خدا اس نعمت کو آپ سب کے لیے برقرار رکھے اسکے ساتھ فرمایا روزانہ کی بنیاد پر دو افراد کی گروہ بندی کریں وقت معین کریں ایک حافظ دوسرے سے سنے اس سے دونوں کا حفظ از بر ہوگا۔

طلاب کرام نے شرف ملاقات پر آیت اللہ الحاج حافظ بشیر حسین النجفی کا شکریہ اداء کیا اور دعا کی کے پروردگار عالمین صحت سلامتی کیساتھ آپ کا سایہ دراز فرمائے اور کہا کے آپ ہم سب کے لیے دعا کریں کے ہم اپنے حفظ کو برقرار رکھتے ہوئے حق قرآن کو ادا کر سکیں۔ دوران محفل قاری اسحاق جوادی صاحب، قاری صابر موذنی صاحب اور حافظ آکاش نجفی صاحب نے خوبصورت انداز میں تلاوت کا شرف حاصل کیا دوران تلاوت رقت آمیز مناظر تھے۔

بقیہ نمبر (9)

جس کے لیے آپ جنگ لڑیں وہ آپ پر ہی ڈرون حملے کرے۔انہوں نے کہا کہ کسی آزاد ملک کے لیے جس طرح کا ہمیں پیغام آیا ہے ایک وزیراعظم کے خلاف دراصل وہ پوری قوم کے خلاف ہے، انہیں پہلے سے پتا تھا کہ عدم اعتماد کی تحریک آنے والی ہے، دراصل اپوزیشن پہلے سے ہی باہر کے لوگوں سے رابطے تھے، یہ لوگ صرف عمران خان کے خلاف ہیں، کہا جاتا ہے کہ اگر عمران خان چلا جائے تو پاکستان کو معاف کر دیں گے، اگر یہ تحریک فیل ہوجاتی ہے تو پاکستان کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ وزیراعظم نے کہا کہ یہ آفیشل ڈاکیومنٹ ہے جس میں ایک سفیر نے کہا کہ اگر عمران خان وزیراعظم رہتا ہے تو آپ سے تعلقات خراب ہوں گے اور ملک کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ قوم سے سوال ہے کہ ہم 22 کروڑ افراد کی قوم کی کیا یہ حیثیت ہے کہ بغیر وجہ بتائے وہ ہم پر فیصلے مسلط کردے اور وجہ شاید یہ بتائے کہ روس جانے کا فیصلہ ہے، روس جانے کا فیصلہ دراصل عسکری اور وزارت خارجہ کی مشاورت شامل تھی۔ وزیراعظم نے کہا کہ سب سے زیادہ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ ان کے رابطے یہاں موجود وفادار غلاموں سے ہیں، یہ چاہ رہے ہیں وہ آجائیں جن کے اوپر اربوں مالیت کی کرپشن کے الزامات ہیں، کیا ہم اپنے ملک میں اس طرح کے لوگوں کو قیادت آنے دیں گے؟ عمران خان نے کہا کہ دوسرے ممالک چھوٹی سی کرپشن پر اپنے بڑے بڑے لوگوں کو نکال دیتے ہیں لیکن اب وہ لوگ یہاں پر موجود لوگوں کو کہہ رہے ہیں کہ عمران خان کو نکالو، بیرون ملک کی ایجنسیوں کو ہمارے تمام سیاست دانوں کے اثاثوں کے بارے میں معلوم ہے، انہیں معلوم ہے کہ یہاں کتنی کرپشن کرتے رہے ہیں، عمران خان نے کہا کہ انہیں ہمارے تین لوگ پسند آگئے، ان میں ایسی کیا خاص باتیں ہیں؟ ان کے اقتدار میں 400 امریکی ڈرون حملے ہوئے لیکن انہوں نے کبھی مزاحمت نہیں کی، وکی لیکس میں موجود ہے کہ فضل الرحمن نے پاکستان میں امریکی سفارت کار سے کہا کہ مجھے بھی خدمت کا موقع دیں۔

بقیہ نمبر (10)

کے بہت سے تجربات ہیں جو غلط اور خیالی ثابت ہوئے ہیں۔ مومنین کو معلوم ہونا چاہیے کہ امام علیہ السلام کا انتظار کرنے کے لیے ان نکات کا مشاہدہ کرنا ان لوگوں کے اخلاص کا سبب ہے جو امام علیہ السلام کو سمجھنا اور ان کی اطاعت اور ان کی مدد کرنا چاہتے ہیں اور جو شخص اس معاملے میں دیانتداری سے کام لے اگرچہ اللہ اس کو امام کے ظہور کے وقت کی سمجھ نہ بھی عطا کرے پھر وہ انہیں ان لوگوں سے ملادے گا جنہوں نے اسے سمجھا اور اس کا حکم دیا اور اس کی مدد کی، اور وہ ان کے اجر سے لطف اندوز ہوگا، اور یہ بہت بڑی نجات ہے۔

اللهم إنا نرغب إليك في دولة كريمة تعز بها الاسلام وأهله وتذل بها النفاق وأهله وتجعلنا فيها من الدعاة إلى طاعتك والقادة إلى سبيلك وترزقنا بها كرامة الدنيا والآخرة.

اللهم صل على وليك الحجة بن الحسن صلاة نامية تامة زاكية أفضل ما صليت على أحد من أوليائك، اللهم كن له ولياً وقائداً وحافظاً وناصراً حتى تسكنه أرضك طوعاً وتمتعه فيها طويلاً.

آیت اللہ سیستانی کی طرف سے امام مہدی (عج) کے زمانہ غیبت کے حوالے سے مومنین کو نصیحت

حضرت آیت اللہ العظمی سید علی حسینی سیستانی (دام ظلہ الوارف) نے ایک سوال کے جواب میں امام مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) کے غیبت کے زمانہ میں مومنین کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کرتے ہوئے نصیحت کی ہے:

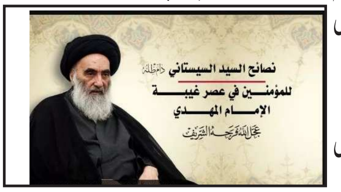

دفتر اعلی دینی قیادت حضرت آیت اللہ العظمی سید علی سیستانی (دام ظلہ الوارف)

وسط شعبان میں حضرت مہدی (عج) کے جشن میلاد کے موقع پر ہم آپ سے سوال کرتے ہیں امام (عج) کی غیبت کے زمانہ میں اہل بیت کے شیعوں کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟

تمام مومنین کا فرض ہے کہ وہ ہمیشہ اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ حضرت مہدی علیہ السلام اس دور میں اللہ کی طرف سے مقرر کردہ امام ہیں، لیکن حکمت الٰہی کا تقاضا ہے کہ جب تک انہیں ظاہر نہ ہونے کا حکم ہو وہ غیبت میں رہیں۔ لہٰذا ان پر واجب ہے کہ وہ امام کو جانیں اور ان پر ایمان لائیں اور ان سے اپنی محبت کا اظہار کریں، ان کو بہت یاد کریں اور ان کے لیے خلوت اور علانیہ دعا کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام اور ان کے جد امجد حضرت محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی یاد میں تقریبات کا انعقاد کریں اور ان پر ہونے والے مظالم کو بھی یاد کرتے رہیں۔ اور اس بات کو سمجھنے کے لیے کہ وہ اپنی غیبت کے ایام میں کس طرح موجودہ تکالیف، مظالم اور دینی انحراف کو کس طرح برداشت کر رہے ہیں وہ ظاہر ہونے کے لیے کس قدر بے چین ہیں تاکہ موجودہ دور کی ان خرافات کا خاتمہ کر کے انصاف پر مبنی نظام کی بنیاد رکھ سکیں۔ اور یہ جاننا کہ امام ان سب کی دیکھ بھال کرتے ہیں، جو اپنے والدین کی نسبت زیادہ مہربان ہیں اور ان کے حالات امام (عج) کے لیے بہت اہم ہیں اور وہ ایسے لوگوں کے لیے دعا گو ہیں اور ان کا خیال رکھتے ہیں اس لیے ایسے لوگوں پر لازم ہے کہ وہ امام (عج) پر بھروسہ کریں اور ان کے مسائل حل کریں اور ایسے لوگوں کو امام (عج) کا انتظار کرنا چاہیے اور دعا کرنی چاہیے کہ امام (عج) کے ظاہر ہونے کے ساتھ ہی نہ صرف انہیں بلکہ پوری امت کو گونا گوں سکون حاصل ہو سکے۔ اور لوگوں کو اس بصیرت، یقین اور ایمان کے ساتھ تیار رہنا چاہیے کہ وہ امام (عج) کے ظہور کے ساتھ ہی ان کے ساتھ وفاداری نبھائیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ وہ امام (عج) کی پیروی اور ان کی رضا کی بھرپور کوشش کریں اور گناہوں سے بچیں تاکہ امام (عج) ان سے ناخوش نہ ہوں۔ امام (عج) کی پیروی کرنا خدا کی اطاعت ہے اور اس کی خوشنودی خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے جس طرح اس کی نافرمانی اور ناراضگی خدا کی نافرمانی ہے۔ امام الزمان (عزوجل) کی پیروی کا حصول درست اور صحیح عقیدے کے درجات کا مشاہدہ اور اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور معصومین علیہ السلام کی جانب سے ہم پر عائد کردہ ذمہ داریوں کی ادائیگی اور ان کے بتائے ہوئے رستے پر چلنے سے ہی ممکن ہے۔ ہر صاحب ایمان اچھے اخلاق، کردار اور رویے کے حامل لوگوں پر فخر کرنا چاہیے۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ ہر شخص پر اس بلند پایہ قانون کی تعلیمات بشمول اپنی مذہبی فرائض کی ادائیگی، اپنے گناہوں اور غلطیوں سے تطہیر اور اپنے اچھے اخلاق جیسا کہ دوسروں کو نقصان دینے سے گریز، اپنی زبان کی تطہیر، اپنے رویوں اور ظاہری حالت کو بہتر بنانا اور غریبوں اور بے سہاروں کی مدد کرنا، پر عمل کرنا لازم ہے۔ لہٰذا ہر ایک کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس اعلیٰ ترین قانون کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو، جس میں اپنے فرائض کی ادائیگی اور گناہوں اور برائیوں کو ترک کرنا، اور اپنے آپ کو حسن اخلاق، دوسروں کو نقصان پہنچانے سے اجتناب، گفتار کی پاکیزگی اور ظاہر و باطن سے آراستہ کرنا شامل ہے۔ یہی وہ اعمال ہیں جو خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی اور امام (ع) کی دنیا اور آخرت میں خوشنودی کا باعث ہے۔

غیبت کے عرصے میں، مومنین کو اچھائی، پاکیزگی، سچائی و تحمل اور تقسیم و منافرت سے بالاتر ہو کر ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے۔ اور وہ صاحب ثروت لوگ جن کی زندگیاں اللہ عزوجل نے خوشحال بنا دی ہیں کو کہ وہ غریبوں، مسکینوں، مظلوموں اور بے بسوں کی مدد کے لیے دوڑیں اور شریعہ کے احکامات کے مطابق مشکل حالات میں خیرات کے آفاقی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے لوگوں کی مدد کو آگے آئیں کیونکہ جو کوئی امام (عج) سے محبت کرنے والوں کی مدد کرتا ہے وہ ایسے ہی جیسے اس نے امام کی مدد کی ہے کیونکہ یہ سب ان کے خاندان کی طرح ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق امام (عج) کی غیبت نامعلوم مدت تک ہے۔ اور سب کا فرض ہے کہ وہ ان گمراہ کن شکوک و شبہات اور تباہ کن فتنوں میں پڑنے سے بچیں جو امام (عج) کی عدم موجودگی میں پیدا ہوتے ہیں اور ان میں سے سب سے بری چیز یہ ہے کہ لوگوں کے عقیدوں کو کمزور کیا جائے تاکہ وہ دنیا سے گمراہ ہو جائیں۔ ان میں سے ایک ان لوگوں کے جال میں پھنسنا ہے جو امام کی خصوصی نمائندگی اور ان سے مسلسل رابطے کا دعویٰ کرتے ہوئے امام علیہ السلام سے بعض تعلیمات بیان کرتے ہیں۔ یہ لوگ قدیم شیعہ اعتقاد کے جو وہ اہل بیت علیہ السلام پر رکھتے ہیں کے مابین رکاوٹ ہیں۔ یہ بلاشبہ وہ فرض ہے جو 12 صدیوں سے امام (عج) کی غیبت کے دوران اس مذہب میں ادا کیا گیا ہے اور کیا جاتا رہے گا۔ اور جب اس طرح کے مذہبی شکوک کا سامنا ہو تو امام (عج) نے اپنے دوستوں اور شیعہ مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ ایسے پرہیزگار شیعہ فقہاء سے رجوع کریں جو کہ معصومین علیہ السلام کی روایات اور ان کی رہنمائی کی پیروی کرتے ہیں کیونکہ وہ لوگوں پر اس کی حجت ہیں اور امام ہم سب پر اللہ تعالی کی حجت ہیں۔ ایک اور تباہ کن بدعت یہ ہے بغیر لازمی علم اور مہارت کے بہت سارے معاملات کو جو معصومیں امام علیہ السلام سے منسوب ہیں کی پیروی کا کہہ دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ احادیث اور تنقید کے اصولوں اور تحریر شدہ مذہبی تعلیمات سے بے بہرہ لوگ ان علماء کی جگہ لے لیتے ہیں جو اس شعبے کے ماہر ہوتے ہیں۔ ایک اور تباہ کن بدعت مذہب کے اصولوں اور اس کے طے شدہ امور کا انکار ہے اور یہ سب کسی شبے کی بار بار تلقین سے ہوتا ہے۔ اور جسے مذہبی احکام پر عمل کرنا مشکل ہوا سے ان کا انکار یا شک نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ جس نے نافرمانی کی اس کا ایک ہی گناہ ہے لیکن جس نے انکار کیا اور شک کیا اس نے دو گناہ کئے۔ ورانہیں امام (عج) کے ظہور کے وقت اور اس کی نمائندگی کرنے والی چیزوں کے تعیین کے وہم و گمان سے پرہیز کرنا چاہئے جو کہ بتا دی گئی ہیں۔ کیونکہ اس کام کی سختی سے ممانعت ہے اور اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ اس طرح الزامات جھوٹے ہیں۔ اور تاریخ میں ان نظریات (بقیہ 10، ص 6)

فریبا انیسی " » دختری ازتبار ہدایت « نامی کتاب کی مصنفہ ہے جو انہوں نے شہیدہ آمنہ بنت الہدی کی شخصیت، افکار اور خدمات کے بارے میں لکھی ہے۔ یہ کتاب شہیدہ کی زندگی، یادوں اور مسلمان عورت کی اجتماعی اور سیاسی کردار پر روشنی ڈالتی ہے اور اسے مرکز امور زنان وخانوادہ ریاست جمہوری ایران نے سال 1391 شمسی کو شائع کیا ہے۔ شہیدہ کی برسی کی مناسبت سے اس کتاب کی مصنفہ سے کیے گئے کچھ سوالات کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے۔

سوال: شہیدہ بنت الہدیٰؒ کی شہادت کو بہت عرصہ گزرنے اور اس بارے میں اطلاعات کی کمی کے باوجود کس طرح آپ ان تمام اطلاعات کو جمع کرنے میں کامیاب ہوئیں؟

فریبا انیسی: شہید صدرؒ اور ان کی بہن کے بارے میں تمام تحریریں، منابع اور کتابیں، گھر کے سامان کے ساتھ بعثی مامورین کے حملہ میں نابود ہوئے اور کچھ عرصے بعد ان کا گھر سڑک بنانے کے بہانے ختم کیا گیا۔ اس لیے کاغذات اور اسناد میں سے کچھ بھی نہیں بچا۔ یہی وجہ تھی کہ انتہائی مشکلات کے ساتھ انٹرویوز کے لیے تقریبا دو سال کا عرصہ لگا۔ ان کے دوست احباب اور جاننے والوں کو ڈھونڈ کر اور ان سے شہیدہ کی شخصیت، کردار اور فعالیت کے بارے میں گفتگو کی اس طرح کتاب کی تدوین مکمل ہوئی۔

سوال: شہیدہ بنت الہدیٰ کی وہ کونسی خصوصیات ہیں جو ابھی تک آپ پر صحیح منکشف نہ ہوئی ہوں؟

شہیدہ بنت الہدیٰ کے بارے میں "فریبا انیسی" سے کچھ سوالات

فریبا انیسی: درحقیقت بنت الہدی کی حقیقی شخصیت ابھی تک نمایاں طور پر بیان نہیں ہوئی ہے۔ وہ ایسی خاتون ہیں کہ ابھی تک معاشرے میں ہمیں ان کی کوئی مثال نظر نہیں آتی۔ بعض جامد الفکر علما ان سے شادی کر کے ان کو خاموش کرنا چاہتے تھے۔ ایسی خاتون جو داستان اور شعر وناول سے اسلام کی تبلیغ کے لیے اسلحہ کے طور پر استفادہ کرتی تھیں۔ حج کے قافلے میں خواتین کے ساتھ ہوتیں اور روح عبادت سے ان کو آشنا کرتیں، اسی طرح سیاسی مسائل میں بھی حصہ لیتی تھیں۔ وہ ایک آگاہ معلمہ اور توانا منتظم تھیں۔ منصوبہ بندی اور ثقافتی پروگراموں میں دو مختلف شہروں میں موجود دو مدرسوں میں ایک ساتھ شرکت کرتیں۔ اگر ان کے منصوبے اور پروگرام جلد واضح ہوتے تو ان کے بہت سے تجربات سے ہمارے تربیتی ادارے، مربی حضرات اور تعلیمی ذمہ داران استفادہ کر سکتے تھے۔ لیکن سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ ان کی شہادت اور قبر کی طرح، جو اپنی ماں حضرت زہرا کی طرح مبہم ہے، ان کے منصوبے بھی ہم پر صحیح طرح آشکار نہیں ہوئے۔

سوال: دونوں بہن اور بھائی کے درمیان رابطہ کیسا تھا کہ دونوں ایک ساتھ شہید ہوئے؟

فریبا انیسی: شہید باقر صدرؒ کی زوجہ فاطمہ صدر کے مطابق بنت الہدیٰؒ نے گھر میں ہی تعلیم حاصل کی تھی اور اپنے بھائیوں کو استاد کے لقب کے ساتھ یاد کرتی تھی۔ اس کے علاوہ بنت الہدی کی گھر میں سب کے ساتھ محبت مثالی تھی۔ آپ ملک سے باہر کسی سے شادی کے لیے حاضر نہ ہوئی جس سے آپ خاندان سے دور ہو جائیں۔ بنت الہدی کا شعر سب سے پہلے ان کے بھائی نے ہی پڑھا۔ خطاب وتقاریر کے ذریعے سیاسی سرگرمی اور لوگوں میں شعور پیدا کیا۔ نجف میں آیت اللہ شہید صدرؒ کی گرفتاری کے بعد امیر المؤمنین کے حرم میں خطاب کے ذریعے 17 رجب کے قیام اور شہید صدر کی آزادی کی راہ ہموار کی۔ اسی لیے بعثی اہلکاروں نے شہید صدرؒ کے خاندان کو 11 مہینے نظر بند کرنے اور شہید صدرؒ کو گرفتار کرنے کے بعد ان دو اسلام کے فداکاروں کو شہید کر دیا۔

متنازع نصاب کو مسترد کرتے ہیں، صرف متفقہ قومی نصاب ہی قبول ہوگا، آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی

وفاق المدارس الشیعہ پاکستان سے ملحقہ مدارس طالبات کی مجلس عاملہ کا اجلاس جامعۃ المنتظر لاہور میں آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں مدارس طالبات کی مدیران نے شرکت کی۔ اجلاس میں طالبات کے تدریسی معاملات، امتحانات اور مدارس کو درپیش مشکلات کو زیر بحث لایا گیا۔ اجلاس کو یکساں نصاب تعلیم پر بریفنگ بھی دی گئی۔ اور واضح کیا گیا کہ متنازع نصاب کو مسترد کرتے ہیں، صرف متفقہ قومی نصاب تعلیم ہی قبول ہوگا۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے رئیس الوفاق المدارس الشیعہ پاکستان آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی نے مدارس کی مدیران کی طالبات کی تعلیم کیلئے خدمات کو سراہا اور زور دیا کہ دیگر علوم سے زیادہ قرآن و حدیث کی تعلیم پر توجہ دی جائے۔ اسی طرح اخلاق اور عقائد اسلام پر توجہ دے کر ہم آئندہ نسلوں کو حقیقی مسلمان بنا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مدارس میں تعلیم حاصل کرنیوالے طلبہ و طالبات ہمارے پاس امانت ہیں، ان کی تعلیم و تربیت ہماری ذمہ داری ہے تاکہ وہ عوام کی رہنمائی کرسکیں۔ وفاق المدارس کی مرکزی کابینہ، مجلس اعلیٰ اور مجلس عاملہ کے اجلاس 22 مارچ منعقد ہوں گے۔ جبکہ 23 مارچ کو جامعۃ المنتظر کے 68 ویں سالانہ جلسے کی تقریبات منعقد ہوں گی۔

مجلس علماء امامیہ پاکستان کی جانب سے استقبالِ رمضان کانفرنس کا انعقاد

مجلس علماء امامیہ پاکستان کی طرف سے رمضان المبارک کی آمد کے موقع پر زون کی سطح پر استقبال رمضان کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں سرگودھا، چنیوٹ، منڈی بہاوالدین اور خوشاب اضلاع کے مبلغینِ امامیہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا رمضان المبارک ضیافت الٰہی کا مہینہ ہے اس میں بھرپور تیاری کے ساتھ داخل ہونا چاہیے۔ مقررین نے کہا دین مبین اسلام میں مبلغین کا بہت بڑا مقام ہے۔ جتنا مقام بلند ہے اتنی ہی ذمہ داری بھی سنگین ہے۔ مقررین کا کہنا تھا تبلیغ و اشاعت دین کے لیے رمضان کا مہینہ عظیم فرصت ہے کہ جب لوگوں کے دل وعظ و نصیحت سننے اور الٰہی پیغام کو سننے سمجھنے کے لیے آمادہ ہوتے ہیں۔ مقررین نے مبلغین امامیہ کو اس فرصت کو مغتنم شمار کرتے ہوئے اس مہینے میں تبلیغ دین کے وظیفے سے بطور احسن عہدہ برآں ہونے کی تاکید کی۔ استقبال رمضان کانفرنس میں مقررین نے رویت ہلال اور متنازعہ نصاب تعلیم کے موضوع بھی زیر غور لائے اور مبلغین امامیہ کو اس امر سے آگاہ کیا گیا کہ نیا متنازعہ یکساں نصاب کس طرح آئینی مذہبی آزادیوں پر قدغن لگاتا اور مذہبی رواداری کے ماحول کو ٹھیس پہنچانے کا باعث بن سکتا ہے۔ کانفرنس میں شریک تمام مقررین اور مبلغین امامیہ نے متنازعہ نصاب کو مسترد کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ نصاب کے حوالے سے شیعہ اکابرین کے تحفظات کو جلد سے جلد دور کرے اور نصاب تعلیم میں شیعہ بچوں کو ان کے اپنے عقیدے اور فقہ و حدیث کے مطابق تعلیم دینے کو یقینی بنایا جائے۔ کانفرنس کے اختتام پر مجلس علماء امامیہ پاکستان کے سربراہ حجۃ الاسلام ڈاکٹر سید شفقت حسین شیرازی کی طرف سے تمام شرکائے کانفرنس کا شکریہ ادا کیا گیا اور مبلغین امامیہ کی دین کی اشاعت و ترویج کے لیے خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ کانفرنس کے شرکاء نے نصاب اور دیگر اجتماعی و ملی مسائل میں علماء کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کیا اور کسی بھی لائحہ عمل کے اعلان کی صورت میں اپنے مکمل تعاون کی یقین دہانی کروائی۔

اسرائیل ناجائز ریاست ہے بین الاقوامی دنیا بالخصوص مسلم دنیا کو دھوکہ دینا چاہتی ہے قائد ملت جعفریہ

قائد ملت جعفریہ پاکستان علامہ سید ساجد علی نقوی نے کہا ہے کہ اسرائیلی ریاست جسکا وجود ناجائز ہے، عالمی استعمار مسلسل اس ناجائز ریاست کی پشت پناہی کئے ہوئے ہے، صیہونیت نے انسانیت سوز مظالم کی تمام حدیں پار کردیں، اقوام متحدہ جیسے عالمی ادارے کی بھی ماننے کو تیار نہیں، اب نئے انداز میں یہ دھوکے باز ریاست بین الاقوامی دنیا بالخصوص مسلم دنیا کو دھوکہ دینا چاہتی ہے، جس نے انبیاء کی مقدس سرزمین سے اس کے اصل ورثاء کو بے دخل کردیا اور اب ایک نئے انداز میں دنیا کو دھوکہ دینا چاہتا ہے مگر وہ بین الاقوامی اعتماد کھو چکا، دنیا اس دھوکہ بازی سے خبردار رہے، اسرائیل کے حوالے سے عالمی دہرا معیار عالمی امن کیلئے سب سے بڑا خطرہ بنتا جارہا ہے۔

ان خیالات کا اظہار انہوں نے اسرائیلی عہدیداروں کی جانب سے بین الاقوامی ایکسپو میں ان کے بیانات پر اپنے ردعمل میں کیا جس میں اسرائیلی عہدیداروں نے نئی مساجد کی تعمیر اور حلال فوڈ کیساتھ معاہدہ ابراہیمی کا تذکرہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو اسرائیل میں مدعو کیا۔

قائد ملت جعفریہ پاکستان علامہ سید ساجد علی نقوی نے کہا کہ اسرائیل کا وجود مشرق وسطیٰ میں ناجائز اور قابض و ظالم سے زیادہ کچھ نہیں، اب ایک نئے دھوکے اور عیاری کے انداز میں اس کے مصداق کہ "نیا جال لائے پرانے شکاری" نام نہاد معاہدہ ابراہیمی کے عنوان سے مسلم ممالک اور بالخصوص مسلم امہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں کہ تل ابیب کے اطراف میں مساجد و حلال فوڈ کے انتظامات اور بیت المقدس میں نماز کی سہولیات بارے دھوکہ دینے کی کوشش کررہے ہیں اور کہتے ہیں دروازے کھول رہے ہیں مگر افسوس اس ناجائز ریاست نے پہلے انبیاء کی مقدس سرزمین پر بسنے والے اس کے حقیقی ورثا پر انہی کی زمین کو استعمار کی پشت پناہی سے تنگ کیا، انہیں شدید ذہنی و معاشرتی اور معاشی الجھنوں کا شکار کیا اور پھر ظلم کی تمام حدیں پار کرکے قبضہ کیا، مساجد سے لے کر گھروں تک مسمار کردیئے، مرد و خواتین سمیت بزرگ و بچوں تک پر بھی رحم نہ کیا، بیت المقدس سے مسلمانوں کو بے دخل کردیا اور آج مظلوموں کے خون پر کھڑے ہوکر پھر "پارسائی" کے دعوے؟ یہ کھلا دھوکہ ہے بین الاقوامی دنیا اور سنجیدہ فکر حلقے کبھی بھی اس دھوکہ بازی میں نہیں آئینگے، اسرائیل بین الاقوامی سطح پر اعتماد کھو چکا مگر نئے انداز میں دھوکہ دینا چاہتا ہے جسے تمام باضمیر انسان نہ صرف ناکام بنائینگے بلکہ اسے آنے والے وقت میں مزید بے نقاب بھی کرینگے، اس موقع پر انہوں نے اسرائیل کے حوالے سے بین الاقوامی دہرے معیار پر بھی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ عالمی طاقتوں کا دہرا معیار عالمی امن کیلئے سب سے بڑا خطرہ ہے۔

قائد ملت جعفریہ پاکستان کی جانب سے زہرا اکیڈمی کے تعاون سے اجتماعی شادی کی تقریب

قائد ملت جعفریہ حضرت آیت اللہ سید ساجد علی نقوی کی سرپرستی میں زہرا اکیڈمی، کراچی کے زیر اہتمام اور شیعہ علماء کونسل پاکستان ضلع بدین صوبہ سندھ کے زیر انتظام ضلع بدین کے 14 جوڑوں کی شادی کی اجتماعی تقریب تلہار شہر کے مقامی ہال میں منعقد ہوئی جس میں شیعہ علماء کونسل پاکستان کے مرکزی سیکرٹری جنرل علامہ شبیر حسن میثمی، شیعہ علماء کونسل پاکستان صوبہ سندھ کے صدر علامہ سید اسد اقبال زیدی نے خصوصی شرکت کی اور خطاب بھی کیا، اس کے علاوہ صوبائی رہنماوں، ضلع اور تحصیل کے تنظیمی ذمہ داروں اور علمائے کرام، علاقائی عمائدین، بزرگان اور رہنماوں نے بھی شرکت کی۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے علامہ ڈاکٹر شبیر حسن میثمی صاحب نے کہا کہ اجتماعی شادی کی تقریب کے 14 مبارک جوڑوں کو قائد محترم کی طرف سے مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ ان کو حضرت علی اکبر علیہ السلام کی ولادت باسعادت کے عظیم دن یہ سعادت نصیب ہوئی، الحمدللہ ہم خوش نصیب ہیں کہ یہ سارے فلاحی امور، قائد ملت جعفریہ کی سرپرستی میں انجام دیئے جارہے ہیں جو کہ ان کا قوم و ملت پر خاص لطف ہے۔ علامہ سید اسد اقبال زیدی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عوامی فلاح و بہبود کیلئے ہمیں اپنی طاقت و ہمت کے مطابق اقدام کرنا چاہئے، اجتماعی شادی کی تقریب احسن اقدام ہے کیونکہ سادہ اور پروقار تقریبات ہمارے معاشرہ کی رواجی مشکلات کو حل کرنے میں معاون ثابت ہوں گی۔

شیعہ علماء کونسل پاکستان ضلع بدین کے صدر لیاقت علی خواجہ نے کہا کہ میں اپنے ضلع کے تمام اراکین کی طرف سے قائد محترم کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ان 14 جوڑوں کی شادی کے اسباب فراہم کرنے میں بنیادی تعاون کیا جس کے ذریعے یہ جوڑے ازدواجی رشتہ سے منسلک ہوگئے اور یہ بابرکت اور بامقصد تقریب منعقد ہوئی، اس کے علاوہ علامہ شبیر حسن میثمی، علامہ سید اسد اقبال زیدی اور تمام اراکین کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان سب کی توفیقات خیر میں اضافہ کیلئے دعا گو ہوں۔